حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچوی

عمرہ اور حج کرنے والوں کی چند عام مگر خطرناک غلطیاں

حج اور عمرہ کے مسائل اور احکام پر اردو زبان میں اتنی کثرت سے بڑی اور چھوٹی کتابیں چھپ چکی ہیں جن پر اضافہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ضرورت صرف ان کو سمجھ کر پڑھنے کی ہے مگر افسوس کہ اس طرف عموماً کوئی بھی توجہ نہیں دی جاتی اور ان دونوں عبادتوں میں ایسی فاش غلطیاں کی جاتی ہیں کہ جس پر نیکی برباد گناہ لازم کی مثال صادق آتی ہے حاشا وکلا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمان حج اور عمرہ نہ کریں فرض حج تو فرض ہے یہ تو خدا کا قرض ہے نفلی حج اور عمرہ بالخصوص رمضان المبارک کا عمرہ تو اتنی بڑی سعادت ہے کہ جسے بھی اس کی توفیق ہو تو حرمین الشریفین زادھما عزاً و شرفاً کی زیارت سے ضرور آنکھیں ٹھنڈی کرے سب کو معلوم ہے کہ وہاں ایک کے لاکھ گنا بلکہ کروڑ گنا درجے ملتے ہیں پھر اس سے کیسے منع کیا جا سکتا ہے۔ جاؤ اور ضرور جاؤ مگر قرآن و سنت اور ان کی روشنی میں ائمہ اسلام فقہاء کرام کے نکالے ہوئے تفصیلات سیکھ کر اور سمجھ کر جاؤ تاکہ حسب روایات صحیحہ حج مبرور ہو جس کی برکت سے مسلمان گناہوں سے ایسا پاک اور صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور دوسری حدیث شریف کے مطابق کہ کسی مسلمان کا پے در پے عمرہ اور حج کرنا اس کے گناہوں اور فقر و فاقہ (تنگدستی) کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

بنیادی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ حج اور عمرہ کے فرائض واجبات اور ممنوعات کو سیکھنے کے لیے کچھ بھی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ پڑھے اور ان پڑھے وہاں عام لوگوں کے دیکھا دیکھی ہی حج اور عمرہ کرتے رہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جب سب ایسا کر رہے ہیں تو ایسا ہی کر جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک آدھ بار کوئی چھوٹی موٹی کتاب کے دیکھ لینے سے صحیح طریقہ معلوم نہیں ہو جاتا۔ جب تک بار بار نہ پڑھا جائے بلکہ کسی عالم سے سیکھ لینے کی کوشش نہ کی جائے تو وقت پر صحیح طریقہ اپنانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اپیل یہ ہے کہ جہاں آپ لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کی قربانی دیا کرتے ہیں وہاں حج اور عمرہ کرنے سے پہلے کوئی ایک چلہ تبلیغ میں مہینہ یا کم از کم دس بیس دن کسی

منتہی اور ذہین طالب علم یا کسی عالم دین سے حج کے احکام و مسائل سیکھنے کے لیے مسلسل گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ دیں تو ان شاء اللہ صحیح حج وعمرہ کرنا آسان ہو گا۔

ابتدائی غلطی یہ دیکھی گئی کہ جب حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر بیت اللہ شریف حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہو گئی تو عموماً احرام سے فارغ ہونے کی اتنی فکر اور جلدی ہوتی ہے کہ حرم پاک میں فرض نماز باجماعت ادا نہ کرنے کا کوئی افسوس بھی نہیں کیا جاتا۔ طواف کے لیے تحیۃ المسجد تو مسجد حرام میں معاف ہے لیکن غسل کرنے کپڑے بدلنے میں فرض نماز کی جماعت سے محروم ہو کر لاکھوں درجات کو بغیر افسوس کے ضائع کر دینا نہایت افسوس ناک ہے۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ بعض اوقات کھانے پینے میں مصروف ہو کر بھی مسجد الحرام کی باجماعت نماز بلکہ بدقسمتی سے بازار میں سیر و تفریح اور خرید و فروخت کرنے کے باعث بھی حرمؐ کے لاکھوں اور کروڑوں درجات سے محروم رہ جانے والے بھی بکثرت دیکھے جاتے ہیں ہر حاجی اور معتمر کا فرض ہے کہ وہ وہاں پہنچ کر ایسی غفلت کرنے سے خدا کی پناہ مانگے اور ہرگز غفلت میں نہ رہے۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ بہت سے لوگوں کو دوڑ کر طواف کرتے دیکھا گیا کچھ زمانہ ایسا ہوتا رہا تو شاید دوڑ کر طواف کرنا ہی باقی رہ جائے گا حالانکہ بیت اللہ شریف کی عظمت کا تقاضا ہے کہ وہاں ہر وقت طواف کرنے والا اس خیال میں ڈوبا رہے کہ میں احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ سے بار بار معافی مانگتا رہے۔ کیا آپ کا دل برداشت کرے گا کہ کسی بڑے بادشاہ کے سامنے حاضر ہو کر یا کسی بڑے شیخ استاد اور پیر کی مجلس میں اچھل کر کود کر اور دوڑ کر ہاتھ ملائیں اور پھر ادھر ادھر ہی دیکھتے رہیں ہرگز نہیں۔ حج یا عمرہ کے طواف میں پہلے تین پھیروں میں رمل ہے مگر اس کا مطلب دوڑنا نہیں بلکہ یہ ہے کہ قریب قریب قدم رکھتے ہوئے مونڈھے ہلاتے ہوئے ذرا تیزی سے چلے اور وہ بھی جب زیادہ ہجوم نہ ہو اگر زیادہ ہجوم ہو اور کم ہونے کی توقع بھی نہ ہو جیسا کہ آج کل عموماً ہجوم بڑھتا ہی جاتا ہے تو رمل بھی معاف ہے لیکن بے تحاشا دوڑنا بالکل جائز نہیں۔ طواف کرتے ہوئے یہ سوچتے رہنا بہت مفید ثابت ہو گا کہ یہ وہ مقام ہے جہاں لاکھوں اولیاء اللہ کے علاوہ ہزاروں صحابہ کرام خلفاء راشدین سیدنا ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ ائمہ کرام امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نہیں نہیں ہزاروں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خود حبیب رب العلمین سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حسب الروایات

رو رو کر طواف فرماتے رہے یہاں کی ذرہ بے ادبی خدانہ کرے میری تباہی کا باعث بن سکتی ہے ایسے تصورات سے خود بخود خشوع اور خضوع پیدا ہوگا ہاں اور رکن یمانی سے حجر اسود تک ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ الی آخرہ پڑھتے ہوئے یہ خیال جمانا بہت ہی مفید ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق یہاں جبریل امین اور بہت سے فرشتے میری دعا پر آمین کر رہے ہیں۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ دوران طواف، بیت اللہ کی طرف رخ اور سینہ پھیر کر چلتے رہتے ہیں طواف کی حالت کے بغیر خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت اور ثواب ہے مگر طواف کے دوران بے ادبی۔ اور سیدھا اس طرف چلنے سے طواف میں نقصان آجاتا ہے یہ شرط یعنی پھیرا دوبارہ کرنا چاہیے ورنہ ایک ایک شرط کے نقصان پر صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر چار پھیرے اس طرح خراب ہوئے تو طواف ہی باقی نہیں رہتا۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ رکن یمانی کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے کے لیے بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرکے چلے جاتے ہیں حالانکہ دوران طواف صرف اور صرف حجر اسود کی سرخ پٹی پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف سینہ پھیرنا جائز ہے اس کے علاوہ نہیں ورنہ وہ قدم طواف میں شمار نہ ہوں گے ——— اور یہ بھی اس وقت جب کہ اس لکیر پر تمہارے کھڑے ہونے سے طواف کرنے والے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو اگر تکلیف ہو تو ہرگز نہ ٹھہریں بلکہ چلتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کرکے آگے نکل جاویں البتہ پہلی بار طواف کی نیت لکیر سے ذرا پہلے کرکے لکیر پر تکبیر کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ کانوں تک لے جاویں اور پھر گرا دیں۔ اور اس سے بھی جلدی ہی فارغ ہوں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح ارشاد مبارک ہے کہ (مفہوماً) "احکام حج میں نادانستہ کوئی بھی غلطی ہوگئی تو اس میں کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے) (بڑا گناہ یہ ہے کہ ایسی مبارک مقام پر) مسلمان کو تکلیف دی جاوے ——— رکن یمانی کی طرف اشارہ کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ مگر دیکھا دیکھی سب لوگ کرتے رہتے ہیں

ایک شدید غلطی یہ کی جاتی ہے کہ چند لوگ ایک دوسرے کو پکڑ کر طواف کرتے ہیں جس سے دوسرے طواف کرنے والے مسلمانوں کو سخت تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے بلکہ اس زبردستی میں مجبوراً ان کا رخ اور سینہ بیت اللہ شریف کے طرف پھر جاتا ہے اور کبھی مجبوراً کعبہ شریف کے طرف پشت ہو جاتی ہے جس سے ان کا طواف خراب اور ناقص ہو جاتا ہے اور طرفہ تماشا یہ کہ ان کو اس ظلم عظیم پر کوئی افسوس بھی نہیں ہوتا اور اس لیے ان کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی کیوں کہ وہ اس کو گناہ نہیں سمجھتے بلکہ غضب یہ کہ وہ اس کو دوسروں کی امداد سمجھ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے

ان کو طواف کرا دیا۔ اور شیطان ہنستا رہتا ہے کہ میں نے کس طرح اس مسلمان کو دھوکہ میں ڈال دیا اگر مجبوری ہے اور تم جوان یا طاقت ور ہو اور دوسرا ضعیف ہے یا ماں اور بہن ہے اور اس کو طواف کرانا ہے تو صرف ایک آدمی کو ساتھ لے کر طواف کرا دو مگر قدم قدم پر خیال رہے کہ دوسرے کو تم سے تکلیف نہ پہنچے اگر کئی آدمیوں ضعفاء یا عورتوں کو جو محارم ہیں طواف کرانا ہے تو ہمت کرو باری باری کرا دو چند لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک قطار بنا کر ہرگز طواف نہ کراؤ کہ یہ بیت اللہ شریف میں ظلم عظیم ہے جہاں ایک نیکی پر لاکھ درجے ملتے ہیں وہاں بزرگان دین کی تصریحات کے مطابق گناہ کرنے کی سزا بھی سخت اور شدید ہے اللہ تعالیٰ ہم آپ اور سب مسلمانوں کو اس سے اپنی پناہ میں رکھے آمین ایک بہت بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ کسی غیر محرم عورت کو جو سفر میں ساتھ ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر طواف کرایا جاتا ہے جو کہ شدید ترین گناہ ہے۔

ایک بڑی غلطی یہ کہ احرام کے بغیر بھی عورتیں بن ٹھن کر کھلے منہ طواف کرتی رہتی ہیں اس سے غضب خداوندی نازل ہونے کا سخت خطرہ ہے۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ دوران طواف کسی دوست بڑے یا چھوٹے کو دیکھا تو طواف چھوڑ کر اس کو ملنے چلے گئے ظاہر ہے کہ اس میں بیت اللہ شریف کے طرف رخ اور سینہ بھی پھر جائے گا یا پشت ہو گی پھر وہیں بات چیت سے فارغ ہو کر اس کا بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ کہاں سے طواف چھوڑا اور کہاں سے شروع کیا حالانکہ جو قدم صحیح طواف کے خلاف اٹھے وہ طواف میں شمار نہیں ہوئے وہی فاصلہ یا بہتر یہ کہ سارا شوط دوبارہ کیا جائے یہ صحیح ہے کہ طواف بات چیت کرنے سے نہیں ٹوٹتا مگر یہ بھی نہیں کہ جس شکل میں چاہو کھڑے ہو کر مجلس کرتے رہو —— اور پھر اس خلا کو پُر بھی نہ کرو۔

(بقیہ صفحہ ۴۵ سے)

جناب مالک رام نے اپنا اسلامی نام "عبد المالک" رکھا اور اس خط کی تحریر کے پانچ روز بعد یعنی ۱۸/ اپریل ۱۹۹۳ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃ۔

اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے۔ اور مولانا مدظلہم کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

(بقیہ صفحہ ۳۲ سے)

کی تنفیذ کے لیے دینی مدارس کے فضلاء کی کوششیں سب پر واضح ہیں، اندرون ملک ان کی خدمات کے ذکر کی خاطر خواہ ضرورت نہیں ہے۔ مگر بیرون ملک ان کی خدمات کا ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔ (باقی آئندہ)